معارف نبوی

جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

ایمان و اسلام کے منافی

(۳)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

١ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ[١] قَالَ:[٢] لَقِيَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي السُّوقِ فَقَالَ: أَتُجَّارٌ كَسَبَةٌ؟ أَتُجَّارٌ كَسَبَةٌ؟! سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ“.

٢ ـ إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ:[٣] جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،[٤] فَلَمَّا أُخْبِرُوا [بِهَا][٥] كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ؟ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا،[٦] وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا،[٧] فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ”أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي

وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي“.[8]

٣۔عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ:[9] لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ الَّذِي كَانَ مِنْ تَرْكِ النِّسَاءِ، بَعَثَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ”يَا عُثْمَانُ، إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ بِالرَّهْبَانِيَّةِ، أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي؟“ قَالَ: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ”إِنَّ مِنْ سُنَّتِي أَنْ أُصَلِّيَ، وَأَنَامَ، وَأَصُوْمَ، وَأَطْعَمَ، وَأَنْكِحَ، وَأُطَلِّقَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي، فَلَيْسَ مِنِّي. يَا عُثْمَانُ، إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا“.

٤۔عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:[10] ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا يَصُوْمُ فَلَا يُفْطِرُ، وَيُصَلِّي فَلَا يَنَامُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَعَلِّي أَنَا أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَنَامُ، فَمَنْ تَبِعَ سُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي، وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي، إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً، وَإِنَّ لِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَمَا كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلٰى سُنَّةٍ فَقَدِ اهْتَدٰى، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَلَّ“.

٥۔عَنْ أَبِي حَفْصَةَ، قَالَ:[11] قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيْمَانِ حَتّٰى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ”إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ قَالَ: رَبِّ، وَمَا ذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبْ مَقَادِيْرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ“. يَا بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ”مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّي“.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔عبداللہ بن ابی نہیک سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بازار میں ملاقات ہوئی تو اُنھوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا: تم لوگ کمائی کرنے والے تاجر بن گئے ہو؟ کمائی کرنے والے تاجر؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو قرآن (جیسی دولت) کو پا کر بھی غنی نہیں ہوا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[1]

۲۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: تین لوگوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آئی۔ وہ آپ کی عبادت سے متعلق پوچھنا چاہتے تھے۔ اُنھیں جب اِس کے بارے میں بتایا گیا تو اُنھوں نے گویا اُسے کم سمجھا۔ پھر آپس میں کہنے لگے: ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نسبت؟ آپ کی تو اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ اُن میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ پوری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں تمام عمر روزے رکھوں گا اور کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے اور فرمایا: یہ تمھی لوگ ہو جنھوں نے یہ اور یہ بات کہی ہے؟ سنو، خدا کی قسم، میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اُس کے حدود کی نگہداشت کرنے والا ہوں۔ میں روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ اِسی طرح عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ لہٰذا جو میرے اِس طریقے سے منہ پھیرے، وہ مجھ سے نہیں ہے۔[2]

۳۔سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون کے بیویوں سے کنارہ کشی کر لینے کا معاملہ درپیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھیں بلایا، پھر اُن سے کہا: اے عثمان، مجھے رہبانیت اختیار کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، کیا تم نے میرے طریقے سے منہ پھیر لیا ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ، ایسا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: (تو سنو)، میرا طریقہ یہ ہے کہ میں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، دن میں روزے بھی رکھتا ہوں

اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، اِسی طرح نکاح بھی کرتا ہوں اور طلاق کی نوبت آئی تو وہ بھی دوں گا۔لہٰذا جو میرے اِس طریقے سے منہ پھیرے گا، وہ مجھ سے نہیں ہے۔اے عثمان، تمھارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمھارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔[۳]

۴۔مجاہد کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے) ایک شخص کا ذکر کیا جو مسلسل روزے رکھتا اور رات بھر نماز میں مشغول رہتا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا: میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔لہٰذا جو میرے اِس طریقے کی پیروی کرے، وہ مجھ سے ہے اور جو میرے اِس طریقے سے منہ پھیرے، اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔(یاد رکھو)، آدمی عمل شروع کرتا ہے تو اُس میں ایک تیزی ہوتی ہے جو کچھ وقت کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔سو جس کی تیزی بدعت پر ختم ہوئی،[۴] وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا اور جس کی تیزی سنت پر ختم ہوئی،[۵] وہ ہدایت پا گیا۔

۵۔ابو حفصہ کی روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹے، ایمان کی حقیقت کیا ہے، تم اس کی لذت کبھی نہیں پا سکتے، جب تک یہ نہ سمجھو کہ جو تمھیں پہنچا ہے،[۶] وہ کبھی چوکنے والا نہیں تھا[۷] اور جو چوک گیا ہے، وہ کبھی پہنچنے والا نہیں تھا۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے کہا: لکھو۔اُس نے کہا: پروردگار، کیا لکھوں؟ فرمایا: قیامت کے دن تک ہر چیز کی تقدیر لکھ دو۔[۸] بیٹے، میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اِس کے سوا کسی عقیدے پر مرا، اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔[۹]

ترجمے کے حواشی

۱۔یعنی ہدایت کے معاملے میں غنی نہیں ہوا اور یہی سمجھتا رہا کہ یہ کتاب اُس کے لیے کافی نہیں ہے۔اِس کے سوا،

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اِس سے آگے اور اِس سے بڑھ کر اُسے کچھ اور چیزوں کی بھی ضرورت ہے جن سے وہ اکتساب ہدایت کر سکے۔ یہ، ظاہر ہے کہ قرآن پر، قرآن کے خدا کی کتاب اور دین و شریعت کے لیے میزان اور فرقان ہونے پر عدم اعتماد کا اظہار ہے جس کے بعد کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ سورۃ الضحیٰ کی آیت 'وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى'، رقم ۸ میں اِسی غنا کا ذکر ہوا ہے۔ یعنی تمھارے پروردگار نے تمھیں محتاج ہدایت پایا تو قرآن جیسی کتاب دی اور اِس کے ذریعے سے وہ شرح صدر عطا فرمایا کہ غنی کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد میں قرآن سے متعلق یہی حقیقت بیان ہوئی ہے۔ تاہم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یہاں اِس کے ایک دوسرے پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ یہ کہ حاملین قرآن کے لیے اصلی دولت وہ نہیں جو بازاروں میں جا کر تجارت کرنے سے حاصل ہوتی ہے، بلکہ وہی ہدایت کی دولت ہے جو قرآن کی آیتوں کے مطالعے سے ملتی اور آدمی کو ایسا صاحب ثروت بنا دیتی ہے کہ اِس کے مقابلے میں درہم و دینار کے ڈھیر بھی اُس کے لیے پرکاہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ چنانچہ وہ اگر اِس کے سچے حاملین ہیں تو اُن سے بجا طور پر توقع کی جاتی ہے کہ وہ یہ درہم و دینار بھی ضرور کمائیں، اِس لیے کہ قرآن نے اِن کے حصول کی جدوجہد کو بھی فضل خداوندی کی تلاش سے تعبیر کیا ہے، مگر اِن سے محرومی کو کبھی فقر و احتیاج خیال نہ کریں، بلکہ یہی سمجھیں کہ اُن کے پاس اگر قرآن جیسا خزینۂ حکمت ہے تو وہ دنیا کے سب اغنیا سے بڑھ کر غنی ہیں۔ قرآن کے ماننے والوں میں یہ کاملین کا طرز فکر ہے اور سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے اُنھی ساتھیوں کو اِس طرف توجہ دلائی ہے، جن سے وہ اِس درجۂ کمال کے آرزومند ہونے کی توقع کر سکتے تھے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۲۔ یعنی اُس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ اِس لیے فرمایا کہ آپ جو دین لے کر آئے ہیں، اُس میں نہ ترک دنیا کا کوئی تصور ہے، نہ عبادت و ریاضت کے معاملے میں صوفیانہ مذاہب کے غلو کی کوئی گنجایش۔ اُس کی تمام تعلیمات ٹھیک اُس فطرت کے مطابق ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

۳۔ مطلب یہ ہے کہ صرف خدا ہی کا حق نہیں ہے، خدا نے جن تعلقات و روابط کے ساتھ تمھیں پیدا کیا ہے، یعنی تمھاری ذات، تمھارے ماں باپ، تمھارے اہل و عیال، اعزہ و اقربا اور دوست احباب، اِن سب کے حقوق بھی تم پر قائم کر دیے ہیں۔ چنانچہ یہ حقوق اگر پورے توازن اور اعتدال کے ساتھ ادا نہیں کرو گے تو اِس کے لیے بھی خدا کے حضور میں جواب دہ ٹھیرائے جاؤ گے۔

۴۔ یعنی کسی ایسے عمل میں تبدیل ہو گئی جس کو اللہ نے مشروع نہیں کیا ہے، جیسے صوفیانہ مذاہب کے اشغال و آداب اور رہبانیت وغیرہ۔

۵۔یعنی غلو ختم ہو گیا اور معاملات آہستہ آہستہ ٹھیک اُس مقام پر آ گئے جس پر اللہ کے رسولوں نے اُنھیں رکھا اور اپنے طریقے سے تعبیر فرمایا ہے۔ یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ اِن روایتوں میں 'سنت' کا لفظ ہر جگہ 'طریقے' ہی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اِس سے اصطلاحی مفہوم میں سنت مراد نہیں ہے۔

۶۔یعنی رنج وراحت جو کسی نہ کسی صورت میں ہر انسان کو دنیا کی زندگی میں پہنچتے رہتے ہیں۔

۷۔یعنی ہر حال میں پہنچ کر رہنا تھا، الّا یہ کہ خدا ہی اُس کو روک لیتا۔

۸۔یہ اِس بات کی تعبیر ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے، وہ سب خدا کے طے شدہ منصوبے کے مطابق ہے۔ چنانچہ تمام مخلوقات سے پہلے جو چیز وجود میں آئی، وہ اِس منصوبے کو لکھنے کا اہتمام تھا۔ یہ کس طرح ہوا؟ اِس کی حقیقت تو ہم اِس دنیا میں نہیں سمجھ سکتے، لیکن تفہیم مدعا کے لیے ہمارے ذہن سے جو قریب ترین تعبیر ہو سکتی تھی، وہ آپ کے اِس ارشاد میں اختیار کی گئی ہے، یعنی قلم پیدا ہوا اور اُس کے ذریعے سے تمام منصوبہ لکھ لیا گیا۔

۹۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا جو تصور میں نے پیش کیا ہے، اُس نے پھر اُس کو نہ سمجھا ہے اور نہ قبول کیا ہے۔ یہ اِس لیے فرمایا کہ اللہ پر انسان کے ایمان کا حقیقی ظہور اِسی حقیقت پر ایمان سے ہوتا ہے۔ یہ نہ ہو تو ایمان محض زبان کا اقرار ہے جو بے سوچے سمجھے کر لیا گیا ہے۔ اِس طرح کے اقرار سے کوئی شخص اُس ایمان کا حامل نہیں ہو سکتا جس کی دعوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو دی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com

www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔یہ ثقہ تابعی ہیں۔ حدیث کے رجال میں اِن کا شہرت کا نام عبداللہ یا عبیداللہ بن ابی نہیک ہے، تاہم اِن کا اصل نام، عبدالرحمٰن بن سائب بن ابی نہیک قرشی مخزومی حجازی ہے۔ دیکھیے: المزي، أبو الحجاج، يوسف بن عبد الرحمٰن القضاعي الكلبي، **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. تحقيق: الدكتور بشار عواد معروف. (بيروت: مؤسسة الرسالة، ط١، ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م)، ج١٦، ص٢٢٩.

۲۔اِس روایت کا متن مسند حمیدی، رقم ۷۷ سے لیا گیا ہے۔ سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اِس کے مصادر یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۱۹۸۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۴۱۷۱۔ مسند حمیدی، رقم ۷۶، ۷۷۔

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۸۷۳۸، ۸۷۳۹، ۲۹۹۴۲۔ مسند احمد، رقم ۱۴۷۶، ۱۵۱۲، ۱۵۴۹۔ سنن دارمی، رقم ۱۵۳۱، ۳۵۳۱۔ صحیح بخاری، رقم ۷۵۲۷۔ سنن ابی داؤد، رقم ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱۔ مسند بزار، رقم ۱۲۳۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۴۸۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۸۷۲، ۳۸۷۳، ۳۸۷۴، ۳۸۷۵، ۳۸۷۶، ۳۸۷۷، ۳۸۷۸، ۳۸۷۹، ۳۸۸۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۲۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۵۱۴، ۱۱۲۳۹۔ مستدرک حاکم، رقم ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۵۔ مسند شہاب، رقم ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۲۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۹۸۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۴۲۹، ۲۱۰۴۶، ۲۱۰۴۷، ۲۱۰۴۸، ۲۱۰۵۰۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۲۰۱۸۶۔

السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۱۰۴۸ میں عبید اللہ بن ابی نہیک نے سیدنا سعد ہی کے بارے میں فرمایا ہے: 'أَتَیْتُهُ فَسَأَلَنِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ عَنْ كَسْبِي، فَقَالَ سَعْدٌ: تُجَّارٌ كَسَبَةٌ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: 'لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ'' ''میں جب اُن کے پاس حاضر ہوا تو اُنھوں نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ اِس پر میں نے اُن کو اپنے پیشے کے بارے میں بتایا۔ اُنھوں نے کہا: دولت کمانے والے تاجر ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو قرآن (جیسی دولت) کو پا کر بھی غنی نہیں ہوا، وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۵۱۴ میں عبید اللہ بن ابی نہیک کہتے ہیں کہ: 'بَیْنَمَا أَنَا وَاقِفٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ أَبِي السَّائِبِ إِذْ مَرَّ بِنَا أَبُوْ لُبَابَةَ، فَاتَّبَعْنَاهُ حَتّٰى دَخَلَ بَيْتَهُ، فَاسْتَأْذَنَّاهُ فَأَذِنَ لَنَا، فَإِذَا رَثُّ الْمَتَاعِ رَثُّ الْحَالِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَانْتَسَبْنَا لَهُ، فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا تُجَّارٌ كَسَبَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ'' ''ایک موقع پر میں اور عبد اللہ بن سائب (بازار میں) کھڑے تھے کہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے سے گزرے۔ ہم اُن کے پیچھے چل دیے، یہاں تک وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ ہم نے اجازت چاہی تو اُنھوں نے اندر آنے کو کہا۔ چنانچہ ہم داخل ہوئے تو دیکھا کہ اُن کی اپنی اور گھر کے ساز و سامان کی حالت بہت بری تھی۔ اُنھوں نے کہا: تم کون ہو؟ ہم نے اُن سے اپنا تعارف کرایا۔ اِس پر اُنھوں نے کہا: خوش آمدید، دولت کمانے والے تاجر حضرات! پھر میں نے اُن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو قرآن (جیسی دولت) کو پا کر بھی غنی نہیں ہوا، وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

۳۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۵۰۶۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس واقعے کے راوی تنہا انس بن مالک رضی اللہ

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عنہ ہیں۔ اُن سے یہ واقعہ اجمال و تفصیل اور تعبیر کے کچھ فرق کے ساتھ جن مصادر میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۳۵۳۴، ۱۳۷۲۷، ۱۴۰۴۵۔ صحیح مسلم، رقم ۱۴۰۱۔ مسند بزار، رقم ۶۸۰۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۲۱۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۳۰۵۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۹۸۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۴، ۳۱۷۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۳۲۳۸۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۲۳۴۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۳۴۴۸، ۱۳۴۴۹۔

۴۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۴۰۴۵ میں انس رضی اللہ عنہ سے یہاں یہ الفاظ آئے ہیں: 'أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ' ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے آپ کی ازواج مطہرات سے خلوت میں آپ کے اعمال کے متعلق پوچھا''۔

۵۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۲۳۴۵۔

۶۔ متعدد طرق، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۴۰۱ میں اِسی بات کے لیے یہ تعبیر نقل ہوئی ہے: 'وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ' ''اور اُن میں سے کسی نے کہا: میں سونے کے لیے بستر ہی پر نہیں جاؤں گا''۔

۷۔ روایتوں میں صحابہ کی اِن باتوں میں تقدیم و تاخیر کے لحاظ سے کچھ فرق ہے۔ مزید یہ کہ بعض طرق، مثلاً مسند بزار، رقم ۶۸۰۷ میں ایک یہ بات بھی بیان ہوئی ہے کہ: 'وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا آكُلُ اللَّحْمَ' ''اور اُن میں سے کسی نے کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا''۔

۸۔ متعدد روایات، مثلاً مسند عبد بن حمید، رقم ۱۳۱۸ میں یہاں واقعے کا خاتمہ اِس طرح ہوا ہے: 'فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَنَامُ وَأُصَلِّي وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي' ''چنانچہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد آپ نے فرمایا: یہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں، جب کہ میرا معاملہ یہ ہے کہ میں روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، رات کو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ اِسی طرح عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ لہٰذا جو میرے اِس طریقے سے منہ پھیرے، وہ مجھ سے نہیں ہے''۔

اِس واقعے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا یہ آخری جملہ کہ 'مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي' ''جو میرے طریقے سے منہ پھیرے، وہ مجھ سے نہیں ہے''، کسی سیاق و سباق کے بغیر الگ بھی روایت ہوا ہے اور صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۹۷اور رقم ۲۰۲۴ میں بالترتیب عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

منقول ہے۔

مسند احمد، رقم ۶۴۷۷ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: 'زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيَّ جَعَلْتُ لَا أَنْحَاشُ لَهَا، مِمَّا بِي مِنَ الْقُوَّةِ عَلَى الْعِبَادَةِ، مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ، فَجَاءَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلٰى كَنَّتِهِ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ وَجَدْتِ بَعْلَكِ؟ قَالَتْ: خَيْرَ الرِّجَالِ أَوْ كَخَيْرِ الْبُعُولَةِ، مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا، وَلَمْ يَعْرِفْ لَنَا فِرَاشًا، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ، فَعَذَمَنِي، وَعَضَّنِي بِلِسَانِهِ، فَقَالَ: أَنْكَحْتُكَ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ ذَاتَ حَسَبٍ، فَعَضَلْتَهَا، وَفَعَلْتَ، وَفَعَلْتَ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَانِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي: 'أَتَصُومُ النَّهَارَ؟' قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: 'وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟' قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَنَامُ، وَأَمَسُّ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي'،''میرے والد نے قریش کی ایک خاتون سے میری شادی کر دی۔ جب وہ میرے ہاں آئی تو نماز روزے کی عبادات کی جیسی طاقت میں رکھتا تھا، اُس کی وجہ سے میں نے اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اگلے دن میرے والد عمرو بن عاص اپنی بہو کے پاس آئے اور اُس سے پوچھنے لگے کہ تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ اُس نے جواب دیا: بہترین آدمی یا کہا کہ بہترین شوہر جس نے میرے سایے کی بھی جستجو نہیں کی اور میرا بستر بھی نہیں پہچانا۔ یہ سن کر وہ میرے پاس آئے اور مجھے خوب ملامت کی اور زبان سے کاٹ کھانے کی باتیں کرتے ہوئے کہنے لگے: میں نے تمھارا نکاح قریش کی ایک اچھے حسب نسب والی خاتون سے کیا ہے اور تم نے اُس سے بے پروائی برتی اور یہ کیا اور وہ کیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میری شکایت کی۔ اِس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم دن میں روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم رات میں قیام کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: لیکن میں تو روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ اِسی طرح میں بیویوں کے پاس بھی جاتا ہوں۔ لہٰذا جو میرے اِس طریقے سے منہ پھیرے، وہ مجھ سے نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہی روایت مسند بزار، رقم ۲۳۴۶، ۲۳۴۷ میں بھی نقل ہوئی ہے۔

۹۔ سنن دارمی، رقم میں ۲۲۱۵۔ سنن ابی داؤد، رقم ۱۳۶۹ میں یہی واقعہ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی نقل ہوا ہے۔ مسند احمد، رقم ۱۵۱۴ میں ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: 'أَرَادَ

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ أَنْ يَتَبَتَّلَ، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ أَجَازَ ذٰلِكَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا' ''عثمان بن مظعون نے چاہا تھا کہ وہ عورتوں سے کنارہ کش ہو جائیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اِس سے روک دیا۔ اگر آپ اُن کو اِس کی اجازت دے دیتے تو ہم بھی نامردی اختیار لیتے۔ اِس کے راوی تنہا سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسلوب بیان کے کچھ فرق کے ساتھ یہ روایت اُن سے جن مراجع میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۲۱۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۵۹۰۵۔ مسند احمد، رقم ۱۵۲۵، ۱۵۸۸۔ سنن دارمی، رقم ۲۲۱۳۔ صحیح بخاری، رقم ۵۰۷۳، ۵۰۷۴۔ صحیح مسلم، رقم ۱۴۰۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۸۴۸۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۸۳۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۲۱۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۳۰۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۸۰۲، ۸۸۷۔ منتقی ابن جارود، رقم ۶۷۴۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۹۹۵، ۳۹۹۶، ۳۹۹۷، ۳۹۹۸، ۳۹۹۹۔ مسند شاشی، رقم ۱۵۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۰۲۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۳۱۳۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۳۲۴۰، ۳۲۴۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۳۴۶۲۔

۱۰۔ اِس روایت کا متن مسند شاشی، رقم ۸۹۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ مسند احمد، رقم ۲۳۴۷۴ میں مجاہد سے اِسی مضمون کی ایک روایت نقل ہوئی ہے، جس میں وہ کہتے ہیں: 'دَخَلْتُ أَنَا وَيَحْيَي بْنُ جَعْدَةَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ذَكَرُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَاةً لِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: إِنَّهَا تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'لٰكِنِّيْ أَنَا أَنَامُ وَأُصَلِّيْ، وَأَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، فَمَنِ اقْتَدٰى بِيْ فَهُوَ مِنِّيْ، وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ، إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ثُمَّ فَتْرَةً، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلٰى بِدْعَةٍ فَقَدْ ضَلَّ، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلٰى سُنَّةٍ فَقَدِ اهْتَدٰى'' ''میں اور یحییٰ بن جعدہ انصار میں سے ایک صحابی رسول کے پاس حاضر ہوئے، اُنھوں نے کہا: ایک موقع پر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بنوعبدالمطلب کی ایک باندی کا ذکر کیا اور کہا: وہ رات کو قیام کرتی اور دن کو روزہ رکھتی ہے۔ صحابی کہتے ہیں کہ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور رات کی نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کر لیتا ہوں۔ لہٰذا جو میری پیروی کرے، وہ مجھ سے ہے اور جو میرے اِس طریقے سے منہ پھیرے، اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (یاد رکھو)، آدمی عمل شروع کرتا ہے تو اُس میں ایک تیزی ہوتی ہے جو کچھ وقت کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ سو جس کی تیزی کا خاتمہ بدعت پر ہوا، وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا اور جس کی تیزی کا خاتمہ سنت پر ہوا، وہ ہدایت پا گیا''۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۱۔ اِس روایت کا متن سنن ابی داؤد، رقم ۴۷۰۰ سے لیا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے جو بات اِس میں بیان ہوئی ہے، اُس کے راوی تنہا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ واسلوب کے کچھ فرق کے ساتھ یہ واقعہ جن مصادر میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۲۲۷۰۵۔ مسند بزار، رقم ۲۶۸۷۔ مسند شاشی، رقم ۱۱۹۳۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۳۱۸۔ مسند شامیین، رقم ۵۹، ۱۶۰۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۰۸۷۵۔

المصادر والمراجع

ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن الجارود، أبو محمد عبد الله النيسابوري. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **المنتقى من السنن المسندة**. ط١. تحقيق: عبد الله عمر البارودي. بيروت: مؤسسة الكتاب الثقافية.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٣هـ/١٩٧٣م). **الثقات**. ط١. حيدر آباد الدكن: دائرة المعارف العثمانية.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤١٥هـ). **الإصابة في تمييز الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلي محمد معوض. بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني (١٣٧٩هـ). **فتح الباری شرح صحيح البخاری.** د.ط. تحقيق: أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي. بيروت: دار المعرفة.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان.** ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن خزيمة، أبو بكر محمد بن إسحاق، النيسابوري. (د.ت). **صحيح ابن خزيمة.** د.ط. تحقيق: د. محمد مصطفٰى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد اللّٰه القرطبي. (١٤١٢هـ/ ١٩٩٢م). **الاستيعاب في معرفة الأصحاب.** ط١. تحقيق: علي محمد البجاوي. بيروت: دار الجيل.

ابن عدي، عبد اللّٰه أبو أحمد الجرجاني. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **الكامل في ضعفاء الرجال.** ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، وعلي محمد معوض. بيروت– لبنان: الكتب العلمية.

ابن ماجه، أبو عبد اللّٰه محمد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجه.** تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. د.م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو داود، سليمان بن الأشعث، السِّجِسْتاني. (د.ت). **سنن أبي داؤد.** د.ط.تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو عوانة، الإسفراييني، يعقوب بن إسحاق، النيسابوري. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **مستخرج أبي عوانة.** ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم، أحمد بن عبد اللّٰه، الأصبهاني. (١٤١٧هـ/١٩٩٦م). **المسند المستخرج على صحيح مسلم.** ط١. تحقيق: محمد حسن محمد حسن إسماعيل الشافعي. بيروت: دار الكتب العلمية.

أبو يعلٰى، أحمد بن علي، التميمي، الموصلي. **مسند أبي يعلٰى.** ط١. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد اللّٰه، الشيباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البخاري، محمد بن إسماعيل، أبو عبداللّٰه الجعفي. (١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار، أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي. (٢٠٠٩م). **مسند البزار**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٠هـ/١٩٨٩م). **السنن الصغرٰى**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. كراتشي: جامعة الدراسات الإسلامية.

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. **السنن الكبرٰى**. ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م).

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذي، أبو عيسٰى، محمد بن عيسٰى. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **سنن الترمذي**. ط٢. تحقيق و تعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفٰى البابي الحلبي.

الحاكم، أبو عبد اللّٰه محمد بن عبد اللّٰه النيسابوري. (١٤١١هـ/١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفٰى عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحميدي، أبو بكر عبد اللّٰه بن الزبير بن عيسٰى القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **مسند الحميدي**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الدَّارَانيّ. دمشق: دار السقا.

الدارمي، أبو محمد عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن، التميمي. (١٤١٢هـ/ ٢٠٠٠م). **سنن الدارمي**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد الداراني الرياض: دار المغني للنشر والتوزيع.

الذهبي، شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء**

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين. ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء.** ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة.** ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

السيوطي، جلال الدين، عبد الرحمٰن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.** ط١. تحقيق وتعليق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، أبو سعيد الهيثم بن كليب البِنُكَثي. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي.** ط١. تحقيق: د. محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٤م). **مسند الشاميين.** ط١. تحقيق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط.** د.ط. تحقيق: طارق بن عوض اللّٰه بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير.** ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطيالسی، أبو داود سليمان بن داؤد البصري. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **مسند أبي داؤد الطيالسي.** ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي، أبو محمد. (١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد.** ط١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

عبد الرزاق بن همام، أبو بكر، الحميري، الصنعاني. (١٤٠٣هـ). **المصنف**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. الهند: المجلس العلمي.

القضاعي، أبو عبد اللّٰه محمد بن سلامة بن جعفر. (١٤٠٧هـ/١٩٨٦م). **مسند الشهاب**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

المزي، أبو الحجاج، يوسف بن عبد الرحمٰن القضاعي الكلبي. (١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال** . ط١. تحقيق: الدكتور بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم بن الحجاج، النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرىٰ**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **السنن الكبرىٰ**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النووي، يحيى بن شرف، أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**. ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com